الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: Regular

Name :	Muhammad Armaghan	Serial No :	16792
Address :	nazimabad	Date :	8/26/2012
Subject :	AQAID	Contact No:	
Writer :	عبد اللہ اسلم	Email :	

salam janaab ye quran par ujrat lena kaisa hai chahe namaz mai imam ki surat ho chahe bachoo ko quran parhaya jaaey......hamare mohalay mai baaz loog fitna captian usmaani tauhidi ke chakar mai phans gaey hain voh risaaley baant rahay hai mohalay mai aur Quran ki aayaat dikhaate hain ke Allah ne Quran mai mana farmaya hai ujrat ko........aap se mudalil jawaab ki darkhwaast hai aksar parhe likhe larke hain is liye un ki zehniat ko saamne rakh kar jawab dain JAZAKALLAH

السلام علیکم، جناب یہ قران پر اُجرت لینا کیسا ہے چاہے نماز میں امام کی صورت میں ہو چاہے بچوں کو قرآن پڑھایا جائے ہمارے محلے میں بعض لوگ فتنہ کیپٹن عثمانی توحیدی کے چکر میں پھنس گئے ہیں وہ رسالہ بانٹ رہے ہیں محلے میں اور قرآن کی آیات دکھاتے ہیں کہ اللہ نے قرآن میں منع فرمایا ہے اُجرت کو، آپ سے مدلل جواب کی درخواست ہے، اکثر لڑکے پڑھے لکھے ہیں اس لئے انکی ذہنیت کو سامنے رکھ کر جواب دیں۔

الجواب حامدًا ومصلیًا

قرآن کریم کی تعلیم اور درس وتدریس پر یا امام ومؤذن کیلئے اُجرت اور تنخواہ لینا جائز اور درست ہے لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم "إن أحق ما أخذتم علیہ أجرًا کتاب اللہ" (مشکوٰۃ) جبکہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اپنے اپنے دور خلافت میں معلّمین، ائمہ مساجد اور مؤذنین کو بیت المال سے وظائف اور تنخواہیں دیا کرتے تھے یہ عمل اگر ناجائز ہوتا تو حضرات خلفا راشدین ہرگز اس کام کو سرانجام نہ دیتے اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل حدیث "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین" کی رو سے اُمت کیلئے مشعل راہ ہے چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے دور میں ائمہ مساجد، مؤذنین اور معلمین کیلئے بیت المال سے مستقل وظائف اور تنخواہیں مقرر کی تھی اور اپنے عُمّال کو (گورنروں) ھدایات بھی لکھ کر بھیج دی تھیں کہ ان حضرات کیلئے بیت المال سے وظائف مقرر کریں اور یہی رائے ہے فقہاء کرام کے ایک بڑے طبقہ کی، جو لوگ اسے ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں وہ ان نصوص شرعیہ سے نابلد ہیں، جبکہ امام ومؤذن وغیرہ کا تنخواہ لینا اپنے ان اعمال خیر کے بجالانے پر نہیں ہوتا بلکہ ان امور کیلئے اپنے آپ کو مختص کرکے اور اپنے اوقات صرف کرنے کی بنا پر ہے اور اسکے جواز میں کوئی شبہ بھی نہیں۔

فی تبیین الحقائق: والفتوی الیوم علی جواز الاستیجار لتعلیم القرآن وھو مذھب المتأخرین من مشائخ بلخ استحسنوا ذالک (۶/۱۱۱)۔

وفی المجموع: قال الخطیب وعلی الإمام أن یفرض لمن نصب نفسہ لتدریس الفقہ والفتوی فی الأحکام ما یغنیہ عن الاحتراف ویکون ذالک من بیت المال

(جاری ہے)

ثم روى بإسناده أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أعطى كل رجل ممن
هذه صفته مائة دينار في السنة أھ (٧٧/١)- والله أعلم بالصواب

كتبه

عبد الله أسلم عفي عنه وعن والديه
دار الإفتاء جامعه بنوريه سائٹ كراچی
٢٩ ذي القعدة ١٤٣٤ هجريه

الجواب صحيح
بنده [illegible] عفا الله عنه
دار الافتاء جامعه بنوريه كراچی
٢٩ ذي القعدة ١٤٣٤ھ

الجواب صحيح
بنده [illegible]
دار الافتاء جامعه بنوريه
٢ ذي الحجة ١٤٣٤

نائب رئيس
دار الافتاء جامعه بنوريه العالميه

دار الإفتاء
١٦٧٩٢
٢٢-١٢-١٤٣٤ھ
جامعه بنوريه العالميه

28/10/13